© rasailojaraid.com

وہ غریبوں کے مسیحا اور ہماری نیک آرزوؤں کا ٹھکانہ تھے۔ ان کی رحلت نیکو پارسائی شرافت و انسانیت کی رحلت ہے۔ وہ ملت کے ایسے گوہر نایاب اصول پسند خدا ترس انسان تھے جن کا شمار ملی اسلامی تاریخ میں سر فہرست ہوگا۔ انھوں نے ہمیں پیار دیا اشعار دیا، ملت کو عظمت اور وقار دیا۔ سب کچھ دیا لیکن افسوس کہ آخر میں جاتے وقت ملت کو وہ آنسوؤں کا ایسا تحفہ دے کر گئے کہ جس کی بنا پر ملت ان کے لئے رو رہی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آج ملت خالی ہے قوم سوگوار ملت اشکبار بے قرار ہے۔ یہ آنسوؤں کا سمندر ہے مرحوم مفتی عتیق الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو ریکارڈ کرنے کے لئے یہ قلم یہ روشنائی یہ کاغذ یہ تحریر ناکافی ہے۔

اشک اک عالم کی آنکھوں سے رواں
دل تو روتے ہیں اگرچہ بے زباں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی تمام ملی و قومی خدمات کو بے حد قبول فرما کر پسران و عزیزان کو ان کا نعم البدل عطا فرما دے آمین ثم آمین اور ان کی پوری پوری مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں مقام عطا فرما دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور بالخصوص ان کے پیارے بیٹوں کو مرحوم کی پیروی کی توفیق دے آمین ثم آمین۔

ایک سچا قائد ملتا ہے زمانہ میں کہیں
ناز ہم کو آپ کی رسم وفا پر کم نہیں
آپ سے ملنا ہمارا باعثِ اعزاز تھا
آپ کی رسمِ وفا پر ہم کو بھاری ناز تھا
قلبِ ملت میں کیا ہے آپ کی الفت نے گھر
آپ کا اخلاق یاد آتا رہے گا عمر بھر
ہر سعادت مند کرتا نیک بزرگ کا ادب
اس سے بڑھ کر ہے نہیں ہر دلعزیزی کا سبب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ نے حسن اعتقاد کی آخرت کما لی

بے وفائے جسم کے تن سے نہیں کوئی گلہ

ابرِ رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

(آمین ثم آمین)

ایم رحمت علی غزالی
سوہنا ضلع گوڑگانوہ ہریانہ
12/4/89

نوٹ: ہم سب میواتی شہریوں کی طرف سے یہ دلی خواہش ہے کہ دہلی میں جامع مسجد کے علاقہ میں مفتی عتیق الرحمٰن روڈ قائم کیا جائے۔ ہم سب دلی کارپوریشن کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ اس کام کو بہت جلد انجام دے۔ اس سے پہلے بھی "برہان" میں اس کا برابر اعلان آتا رہا ہے۔ ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا قاضی محمد فاروق صاحب ندوی مہتمم جامعہ اسلامیہ بھٹکل کرناٹک
کی تازہ تصنیف

دو ہفتہ دمشق میں پر تبصرہ

از حکیم عبدالقوی دریابادی

سفرنامے خواہ مختصر مدت کے ہوں بڑے دلچسپ و قابل مطالعہ ہوتے ہیں، خصوصاً ایسے ملکوں کے سفرنامے جن سے مسلمانوں کو قلبی تعلق ہوتا ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی کا سفرنامہ "ڈھائی ہفتے پاکستان میں" اور مولانا سید ابوالحسن ندوی کا سفرنامہ "شرق اوسط میں چند ہفتے" اس سلسلے میں علاوہ اہم معلومات کے زبان و بیان کے چٹخارے کے لحاظ سے بھی معیاری قرار پا چکے ہیں۔

قاضی محمد فاروق ندوی ان دونوں بزرگوں کی تصانیف کا خوب مطالعہ کر چکے ہیں اور ان کے طرز انشا سے خوب مانوس ہیں، ان کا یہ سفرنامہ "دو ہفتہ دمشق میں" دلچسپ سفرناموں کی تازہ کڑی ہے۔

مرتب کتاب اس سے قبل بھی اس متبرک سرزمین کا سفر کر چکے تھے اور وہاں خاصی طالب علم کی حیثیت سے گزار چکے تھے اب پورے گیارہ سال کے وقفے کے بعد دوبارہ وہاں جانے اور تقریباً دو ہفتہ قیام کرکے پچھلی یادیں تازہ کرنے

© rasailojaraid.com